اقبال تیرے دیس کا کیا حال سناؤں

امیر الاسلام ہاشمی
انتخاب: حافظ زاہد حسین

1 دہقان تو مر ہی گیا، اب کس کو جگاؤں
اگتا ہی نہیں خوشہ گندم کہ جلاؤں

2 شاہین کا تو ہے گنبد شاہی پہ بسیرا
کنجشک فرو مایہ کو اب کس سے لڑاؤں

3 ہر داڑھی میں تنکا ہے ہر اک آنکھ میں شہتیر
مومن کی نگاہوں سے بدلتی نہیں تقدیر

4 توحید کی تلواروں سے خالی ہیں نیامیں
اب ذوق یقین سے نہیں کٹتی کوئی زنجیر

5 شاہیں کا جہاں آج ممولے کا جہاں ہے
ملتی ہوئی ملا سے مجاہد کی اذاں ہے

6 مانا کہ ستاروں سے بھی آگے ہیں جہاں اور
شاہیں میں مگر طاقت پرواز کہاں ہے؟

7 بہتا ہے علاقائی تعصب کا وہ دھارا
نفرت کو جنم دیتا ہے ہر کھیت ہمارا

8 اقبال نے جس مٹی کو زرخیز کہا تھا
وہ آج ذرا نم ہو تو بن جاتی ہے گارا

9 مکاری و عیاری و غداری و ہیجان
بنتا ہے اب ان چار عناصر سے مسلمان

10 قاری اسے کہنا تو بڑی بات ہے یارو
اس نے تو کبھی کھول کے دیکھا نہیں قرآن

11 پیدا کبھی ہوتی تھی سحر جس کی اذاں سے
وہ بندہ مومن کوئی اب لائے کہاں سے

12 گفتار میں جو تھی کبھی اللہ کی برہان
کہتے ہوئے ڈرتا ہے وہ حق بات زباں سے

13 پابند نہیں خوبی اعمال کا مومن
قائل نہیں اس طور کے جنجال کا مومن

14 سرحد کا ہے مومن کوئی بنگال کا مومن
ملتا نہیں اب ڈھونڈے سے اقبال کا مومن

15 مرمر کے سلوں سے کوئی بیزار نہیں ہے
رہنے کو حرم میں کوئی تیار نہیں ہے

16 کہنے کو تو ہر شخص مسلمان ہے لیکن
دیکھو تو کہیں نام کو کردار نہیں ہے

17 بے باکی وحق گوئی سے گھبراتا ہے مومن
مکاری و روباہی پہ اتراتا ہے مومن

18 جس رزق سے پرواز میں کوتاہی کا ڈر ہو
وہ رزق بڑے شوق سے اب کھاتا ہے مومن

اقبال تیرے دیس کا کیا حال سناؤں